تقاضائے عمل

شاعر آل محمد سید نواب افسر لکھنوی

ظلمتوں میں بھی تجلّیٔ نظر پیدا کر
چیر کے سینۂ شب نورِ سحر پیدا کر

ریزشِ مہر کو تو رشحۂ شبنم کردے
شعلۂ برق سے خنکیٔ نظر پیدا کر

عالم زر کو بنا سر بہ سر اِک تودۂ خاک
تودۂ خاک سے پھر عالم زر پیدا کر

انقلابات کو محکوم بنا کر اپنا
اک نیا سلسلۂ شام و سحر پیدا کر

غیر محدود ترقی ہے تری فطرت میں
اپنی فطرت کو سمجھنے کی نظر پیدا کر

پر فشانی کو تری کم ہے فضائے کونین
اور کچھ وسعتِ امکانِ سفر پیدا کر

تجھے شکوہ ہے کہ پردوں میں ہے توفیق حیات
پردے اٹھ جائیں گے تہذیب نظر پیدا کر

تری منزل حد پرواز ملک سے ہے بلند
اپنی معراج کی خود راہ گذر پیدا کر

غیر کے آئینہ میں دیکھ نہ روئے زیبا
اپنے آئینے بنا آئینہ گر پیدا کر

راکھ کا ڈھیر ہے گلشن میں تو مایوس نہ ہو
راکھ کے ڈھیر سے شاخِ گل تر پیدا کر

ذوق مجہول کے دیرینہ دھندلکے سے نکل
نئی دنیا میں نئے شمس وقمر پیدا کر

ہے دو عالم کی بنا تیرے تصرف کے لئے
کچھ سلیقہ بھی تصرف کا مگر پیدا کر

بند ہے باب ترقی تو پریشان نہ ہو
حوصلہ چاہئے دیوار میں در پیدا کر

ہیں ترے سامنے تابندہ مثالیں موجود
عزم شبیرؑ کا حیدرؑ کا جگر پیدا کر

خُم میں خطبہ پڑھ رہے ہیں

ندیؔ الہندی صاحبہ

نبیؐ کب خُم میں خُطبہ پڑھ رہے ہیں
بحکم رب قصیدہ پڑھ رہے ہیں

ملائک وجد میں ہیں کیوں کہ احمدؐ
پسندیدہ ترانہ پڑھ رہے ہیں

سماعِ خطبہ سامع کو مبارک
مگر ہم آج لہجہ پڑھ رہے ہیں

مودّت ریز لہجے سے ہے ثابت
محبت کا صحیفہ پڑھ رہے ہیں